پہلے تو کسی کو یاد نہیں آیا ان الفاظ کی بے ادبی سے بچنے کا۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ 420 کا ہندسہ کسی کے خلاف کیوں استعمال ہوتا ہے۔ اگر اسے 420 کہیں تو کیا وہ پسند کرے گا؟ کسی کا نام بگاڑنا یا بگڑے ہوئے نام سے پکارنا سخت گناہ ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ﴿ولا تنابزوا بالألقاب بئس الاسم الفسوق بعد الإيمان ومن لم يتب فأولئك هم الفسقون ۞﴾ [الحجرات ۱۱] ''اور دوسرے کو بگڑے ہوئے ناموں سے مت پکارو، ایمان کے بعد فسق نہایت برا نام ہے۔ اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

تو بھائیو کیا ہمارا رب بابرکت الفاظ کی جگہ ان ہندسوں کو اپنی ذات، قرآن یا اپنے نبی ﷺ کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بسم اللہ کی قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ میں بہت اہمیت ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ بسم اللہ پڑھے بغیر کوئی کام شروع نہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار '' ''دین اسلام میں ہر نئی چیز بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔''

'' كل بدعة ضلالة '' بدعت کوئی بھی ہو چھوٹی ہو یا بڑی، نئی ہو یا پرانی ہو، اس بدعت پر زیادہ لوگ عمل کر رہے ہوں یا کم لوگ اس بدعت کی طرف گامزن ہوں۔ بہرکیف ہر بدعت 'بدعت' ہی ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں کیوں نہ ہو۔ جو عمل رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نہیں وہ بدعت ہے۔

7-8-2006 کو اکثر لوگوں نے روزہ رکھا۔ صرف اس لیے کہ یہ 786 یعنی بسم اللہ کا مجموعہ بنتا ہے۔ اس طرح تو لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کی جگہ 66 لکھتے ہیں، پھر ہر سال چھٹے مہینے کی چھ تاریخ کو بھی روزہ رکھنا چاہئے۔ تو اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے نام کی جگہ 92 لکھتے ہیں۔ تو پھر ہر سال نویں مہینے کی دو تاریخ کو بھی روزہ رکھنا چاہئے!!

مسلمان بھائیو! ان اعمال کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ پیغمبر ﷺ کی سنت کے خلاف ایجاد کردہ بدعت ہے۔ جب کوئی قرآن حدیث کی دلیل نہیں ہے، تو پیارے بھائی آپ خود اس بدعت سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان بدعات سے دور رکھنے کی پر خلوص کوشش کریں۔ حق بات سمجھ آ جانے کے بعد بھی کوئی ساتھی اس پر عمل نہیں کرتا ہے، تو پھر یہی کہہ سکتے ہیں:
﴿لنا أعمالنا ولكم أعمالكم﴾

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق اور صحیح بات کو سن کر، پڑھ کر، سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق سے نوازے، اور تمام بدعات وخرافات سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

اصلاح معاشرہ

موبائل فون کا غلط استعمال ایک معاشرتی ناسور

رحمت اللہ- ٹیچر الاثر پبلک سکول غواڑی

موبائل فون یقیناً ایک جدید اور حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جہاں اس کے بہت سارے فوائد ہیں، وہاں کچھ سنگین نقصانات بھی ہیں۔اس کی برائیوں سے بچنے کے لیے اس کے استعمال پر مکمل پابندی تو نہیں لگائی جاسکتی؛ کیونکہ یہ آج کل زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ بلکہ اس کے غلط استعمال کو روکنے کی ضرورت ہے؛ تاکہ ہماری نوجوان نسل اس سے فائدہ اٹھائے اور اس کے مضر اثرات سے بچ سکے۔

معاشرے میں اس کا استعمال روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ ہر بچے کے ہاتھ میں اعلیٰ کوالٹی کے کیمرے والا، Bluetoothاور Memory موبائل نظر آتا ہے۔ یہ بڑھتا ہوا استعمال معاشرے کے لیے ایک وبال بنتا جارہا ہے۔ یہ ہر گھر میں، بلکہ گھر کے اکثر افراد حتیٰ کہ عورتوں کے پاس بھی موجود ہے۔گھر کے ذمہ دار باپ اپنے سکول جانے والے بچے کو موبائل لاکر دیتے ہیں۔ضرورت کے لیے جو موبائل فون گھر پہ رکھتے ہیں، اس کا غلط استعمال بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔بعض تعلیمی اداروں میں چھٹی سے لے کر دسویں کلاس تک کے طلباء وطالبات موبائل فون کے بے جا استعمال میں مصروف رہتے ہیں۔جس سے ان کا نہ صرف تعلیمی نقصان بہت ہوتا ہے؛ بلکہ اخلاقی قدریں بھی پامال ہوتی ہیں۔

اس کا غلط استعمال معاشرے میں قوم، خاندان اور گھر والوں کے لیے باعثِ شرمندگی اور بے عزتی بن جاتی ہے۔ گھر کے ذمہ دار باپ یا بھائی کو اس بات کا احساس نہیں کہ اس کا بیٹا یا بیٹی، بہن یا بھائی موبائل فون کو کہاں اور کس وقت استعمال کرتا ہے۔اس کے غلط استعمال کرنے والے نوجوان لڑکے لڑکیاں شیطان کے پھندے میں آکر ایک دوسرے کو غلط قسم کے SMS بھیجتے رہتے ہیں۔ پھر بات SMS تک محدود نہیں رہتی، بلکہ شیطان صفت لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے رابطہ کرکے عشقیہ اور فحش قسم کی باتیں بھی کرتے ہیں۔فحش تصویروں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ پھر اس کو ریکارڈ کرکے بلیک میل کرکے جال میں پھنسا کر اپنا غلام بنالیتے ہیں، اگر کسی بات میں لیت ولعل سے کام لیں تو معاشرے میں عام بھی کردیتے ہیں۔ یہ حرکت معاشرے کو مزید خراب کرنے کا سبب بنتی ہے۔

اس طرح معاشرے میں مستقل برائیاں جنم لیتی ہیں اور اس دلدل میں ایک بار پھنسنے والے کے لیے آئندہ اس

سے نکلنا اور توبہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ معاشرے، خاندان، قوم اور گھر والوں کی شرم وحیا، عزت وعفت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں کئی بے غیرت، شیطان صفت اور بے حیا لڑکے اور لڑکیوں کی حیا سوز، شرم ناک ریکارڈنگ بھی عام ہو چکی ہیں۔ ریکارڈنگ والے بے غیرتوں اور بے حیاؤں کا تعلق مختلف علاقوں سے ہے، جن میں سے بعض کی پہچان بھی ہو چکی ہے۔ جن کو سن کر ایک باحیا، غیرتمند، باضمیر باپ اور بھائی خون کے آنسو روتا ہے۔ متعلقہ شخص کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ یہ اُس شخص کو معلوم ہوگا جس نے یہ ریکارڈنگ سنی ہو۔ یہی خباثت بسا اوقات خودکشی کا بنیادی سبب بھی بنتی ہے۔ اس خباثت نے اسلام کی دی ہوئی پردہ کی حدیں بھی چاک کر دی ہیں اور قرآن وحدیث کی تعلیمات کو بھی ٹھیس پہنچائی ہے۔

قرآن وحدیث تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نگاہیں جھکا کر چلیں اور خاص کر عورتوں کو پردہ کا اہتمام کرنے اور پورے بدن پر ہمیشہ چادر ڈال کر رکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور کسی نامحرم سے اگر بات کرنا پڑے تو سخت لہجہ استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ان تمام جرائم اور بچوں کے بگاڑ میں جہاں بذاتِ خود لڑکا یا لڑکی موبائل فون کا غلط استعمال کر کے قصوروار ٹھہرتے ہیں، وہاں اُن کے والدین اور گھر کے ذمہ دار افراد بھی اتنے ہی قصوروار ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کی ہر جائز اور ناجائز خواہش پوری کرتے ہیں؛ لیکن ان کی سرگرمیوں پر نظر نہیں رکھتے۔ اور بچوں کی صحیح اسلامی تربیت بھی نہیں کرتے۔

موبائل فون بلاشبہ نفع سے خالی نہیں، اس کے ذریعے آپ اپنے دوست کو صحیح اسلامی پیغامات بھیج سکتے ہیں۔ اپنے ساتھی کے ساتھ اسلامی، علمی اور سائنسی معلومات شیئر کر سکتے ہیں۔ اور بہت سارے علمی واخلاقی فوائد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن غور طلب اور فکر انگیز بات یہ ہے کہ والدین اور سرپرستوں کی معمولی غفلت سے یہ چھوٹا سا آلہ ہماری اخلاقیات، معاشرت، معیشت، صحت اور ہماری نوجوان نسل کے حال اور مستقبل کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔

ان تمام وجوہات کے تناظر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا فرض بنتا ہے کہ وہ جمعے کے خطبات، دروس اور خصوصی طور پر عیدین کے خطبات میں موبائل فون کے غلط استعمال کی وجہ سے معاشرے میں جنم لینے والی برائیوں سے اپنے سامعین اور عوام الناس کو بار بار آگاہ کریں۔ سکولوں اور مدارس کے اساتذہ کرام کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے طلباء وطالبات کو موبائل کے غلط استعمال کے برے اثرات اور اس سے پیدا ہونے والے معاشرتی جرائم کی روک تھام کے لیے خصوصی لیکچر دیتے رہیں۔ تاکہ ہمارا معاشرہ بے حیائی اور بے غیرتی کی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔ ساتھ ساتھ والدین سے بھی